از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 2 فروری 1965

اجائب سنگھ

بنام

ریاست پنجاب

[کے سبا راؤ، کے این وانچو، ایم ہدایت اللہ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹسز]

ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ، 1962 (ایکٹ 51، سال 1962)، دفعہ 3(2)(15)(i)— ڈیفنس آف انڈیا رولز، 1962 قاعدہ 30A- حراست کی طاقت - مشق - کس کے ذریعہ۔ ضابطہ فوجداری، 1898 (ایکٹ 5 سال 1898)، ذیلی دفعہ 10(1)، 10(2) اور 11- ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ - دفعہ 10(2) کے تحت اختیارات دینا - کیا ضلع مجسٹریٹ - ضلع مجسٹریٹ آفس کے افسر انچارج - لیکن دفعہ 10(1) کے تحت تقرری کی عدم موجودگی - اگر ضلع مجسٹریٹ۔

امرتسر کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، جنہیں ضابطہ فوجداری، 1898 کی دفعہ 10(2) کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے اختیارات میں سرمایہ کاری کی گئی تھی، ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کی انچارج ریاستی حکومت کی ہدایات کے تحت تھے، جب ضلع مجسٹریٹ کا تبادلہ کیا گیا تھا۔ تاہم ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10(1) کے تحت انہیں ضلع مجسٹریٹ مقرر کرنے کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا تھا۔ جب وہ ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے انچارج تھے تو انہوں نے ڈیفنس آف انڈیا رولز، 1962 کے قاعدہ 30(1)(بی) کے تحت اپیل کنندہ کو حراست میں لینے کا حکم جاری کیا۔ پنجاب ہائی کورٹ سے خصوصی اجازت کے ذریعے دائر اپیل میں درخواست گزار نے دلیل دی تھی کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10(1) کے تحت حکم کی عدم موجودگی میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ اور رولز کے تحت حراست کا حکم جاری کرنے کے مقصد سے ضلع مجسٹریٹ نہیں بن سکتے۔ اور اس کے نتیجے میں اس کی طرف سے جاری کردہ حراست کا حکم بے اختیار تھا اور اسے رد کیا جا سکتا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

حراست کا حکم ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ اور رولز کے مطابق نہیں تھا اور اسے منسوخ کیا جانا چاہئے، کیونکہ وہ اس وقت ضلع مجسٹریٹ نہیں تھے، بلکہ صرف ایک ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ تھے۔[F852]

ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ اور رولز واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ حراست کے اختیارات کا استعمال صرف ریاستی حکومت یا کسی افسر یا اتھارٹی کے ذریعہ کیا جاسکتا ہے جسے یہ تفویض کیا جاسکتا ہے لیکن جو کسی بھی صورت میں ضلع مجسٹریٹ سے کم رینک میں نہیں ہوگا۔ ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع مجسٹریٹ کے عہدے سے نیچے ہوتا ہے۔[E-F849; H- 852 A 851]

یہاں تک کہ اگر ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ضابطہ کے تحت تمام اختیارات کے ساتھ مقرر کیا گیا تھا اور فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت بھی، تب بھی وہ ضلع مجسٹریٹ نہیں تھا جب تک کہ حکومت اسے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 10(1) کے تحت مقرر نہ کرے۔[D-E850]

یہاں تک کہ اگر کوئی افسر ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں خالی ہونے پر ضلع مجسٹریٹ کے اختیارات کا استعمال کر رہا تھا تو بھی وہ اس وقت تک ضلع مجسٹریٹ نہیں تھا جب تک کہ اسے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 10(1) کے تحت مقرر نہیں کیا گیا تھا۔[F-G850]

یہ ہدایات ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی جگہ نہیں لے سکیں۔[851 C-D]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبری 252، سال 1964.

پنجاب ہائی کورٹ کے 30 جولائی 1964 کے فیصلے اور حکم نامے کے خلاف فوجداری متفرق نمبر 742 سال 1962 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل دائر کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم سی سیتلواڈ اور نونیت لال۔

مدعا علیہان کی طرف سے ریاست پنجاب کے ایڈوکیٹ جنرل جے این کوشل اور جواب دہندگان کی طرف سے آر این سچے شامل ہیں۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس وانچو نے سنایا۔

وانچو جسٹس۔ پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل کی سماعت 20 جنوری 1965 کو ہوئی۔ اس کے بعد ہم نے ایک مختصر حکم جاری کیا جس میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کی اجازت دی گئی اور قیدی کی رہائی کی ہدایت کی گئی اور اشارہ دیا گیا کہ اس کی وجوہات بعد میں سامنے آئیں گی۔ اب ہم وجوہات بیان کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

درخواست گزار کو 30 جون 1964 کو شری لال سنگھ کے ذریعہ جاری کردہ ایک حکم کے ذریعہ ڈیفنس آف انڈیا رولز (اس کے بعد رولز کہا جاتا ہے) کے قاعدہ 30(1)(بی) کے تحت حراست میں لیا گیا تھا۔ یہ حکم امرتسر کے ضلع مجسٹریٹ کی حیثیت سے جناب لال سنگھ نے جاری کیا تھا۔ قیدی کی طرف سے ہمارے سامنے صرف ایک بات پر زور دیا گیا ہے کہ شری لال سنگھ 30 جون 1964 کو امرتسر کے ضلع مجسٹریٹ نہیں تھے اور اس لئے ان کے پاس ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ نمبر 51، سال 1962 (اس کے بعد ایکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے) اور قواعد کے تحت حراست کا حکم جاری کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

30 جون 1964 کو جب حراست کا حکم جاری کیا گیا تھا، اس وقت لال سنگھ جس مقام پر فائز تھے، اس کے بارے میں کچھ حقائق بیان کرنا ضروری ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ جناب پی این بھلا اپریل 1964 میں امرتسر کے ضلع مجسٹریٹ تھے۔ 23 اپریل 1964 کو جاری ہونے والے ایک حکم نامے کے ذریعے انہیں سیکریٹریٹ منتقل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس وقت جناب لال سنگھ امرتسر کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھے اور دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ ضابطہ فوجداری (جسے بعد میں ضابطہ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 10(2) کے تحت ان پر ضابطہ کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے تمام اختیارات یا 10 اپریل کو جاری کیے گئے ایک حکم کے ذریعے فی الحال نافذ العمل کسی دوسرے قانون کے تحت سرمایہ کاری کی گئی تھی۔ مزید برآں جب جناب بھلا کے تبادلے کا حکم جاری کیا گیا تو ہدایت جاری کی گئی کہ جناب بھلا امرتسر کے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جناب لال سنگھ کو چارج سونپ دیں جو اگلے احکامات تک امرتسر کے ڈپٹی کمشنر کے عہدے کا موجودہ چارج سنبھالیں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جناب بھلا نے مذکورہ بالا ہدایات کے مطابق 15 مئی 1964 کی دوپہر کو جناب لال سنگھ کو ڈپٹی کمشنر کے عہدے کا چارج سونپا اور اس طرح شری لال سنگھ 16 مئی 1964 سے امرتسر کے ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے موجودہ انچارج تھے۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10(1) کے تحت شری لال سنگھ کو امرتسر کا ضلع مجسٹریٹ مقرر کرنے کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا۔ لیکن چونکہ شری لال سنگھ پہلے ہی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے طور پر کام کر رہے تھے اور ان کے پاس ضابطہ کے تحت اور فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے تمام اختیارات تھے،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس لیے انہوں نے ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے فرائض بھی انجام دیے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی نوٹ کیا جا سکتا ہے کہ 16 مئی سے 30 جون 1964 تک کسی دوسرے افسر کو ضلع مجسٹریٹ کے طور پر تعینات نہیں کیا گیا تھا۔ نئے ضلع مجسٹریٹ جناب اقبال سنگھ نے یکم جولائی 1964 کو امرتسر کے ضلع مجسٹریٹ کا عہدہ سنبھالا اور اس کے بعد جناب لال سنگھ کو ہسار کے ضلع مجسٹریٹ کے طور پر مقرر کیا گیا۔

ان حقائق کی بنیاد پر قیدی کی طرف سے دلیل یہ ہے کہ جناب لال سنگھ 30 جون 1964 کو امرتسر کے ضلع مجسٹریٹ نہیں تھے، حالانکہ انہوں نے حراست کا حکم جاری کرتے وقت خود کو ضلع مجسٹریٹ کے طور پر دستخط کیا تھا۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ ضابطہ کی دفعہ 10(1) کے تحت شری لال سنگھ کو امرتسر کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کرنے کے حکم کی عدم موجودگی میں، وہ ایکٹ کے تحت نظر بندی کا حکم جاری کرنے کے مقصد سے امرتسر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نہیں رہ سکتے تھے۔ اپریل 1963 کے مختلف نوٹیفکیشنز کے ذریعے ان کو دیئے گئے اختیارات کے تحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایڈیشنل کلکٹر کی حیثیت سے ضلع کی انتظامیہ کو چلانے کے لیے ان کے اختیارات جو بھی ہو سکتے ہیں۔ نتیجتاً 30 جون 1964 کو ان کی جانب سے جاری کیا گیا حراست کا حکم بے اختیار تھا اور اسے کالعدم قرار دیا جا سکتا تھا۔

اس کے جواب میں ریاست پنجاب کے فاضل ایڈووکیٹ جنرل نے دو نکات اٹھائے ہیں۔ سب سے پہلے وہ زور دیتے ہیں کہ تمام ضلع مجسٹریٹوں کو قواعد کے قاعدہ 30 کے تحت لوگوں کو حراست میں لینے کے ریاستی حکومت کے اختیارات تفویض کرنے والا نوٹیفکیشن قانون ہے اور اس سلسلے میں جینتی لال امرت لال شودھن بمقابلہ ایف این رانا[1] میں اس عدالت کے فیصلے پر منحصر ہے۔ یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ اپریل 1963 کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ شری لال سنگھ کو ضابطہ کے تحت اور فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے تمام اختیارات حاصل تھے اور اس لئے ان کے پاس تمام ضلع مجسٹریٹوں کو حراست کے اختیارات تفویض کرنے والے نوٹیفکیشن میں شامل قانون کے تحت لوگوں کو حراست میں لینے کا اختیار ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ جناب لال سنگھ ڈپٹی کمشنر کے دفتر کی موجودہ ذمہ داریوں کا چارج سنبھال رہے تھے اور چونکہ 16 مئی سے 30 جون

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

1964 کے درمیان امرتسر میں ضلع مجسٹریٹ کے طور پر کوئی اور تعینات نہیں تھا اس لئے وہ درحقیقت امرتسر کے ضلع مجسٹریٹ تھے۔

ہم اس معاملے کے مقاصد کے لئے فاضل ایڈوکیٹ جنرل کی طرف سے اٹھائے گئے پہلے نکتے کا فیصلہ کرنا ضروری نہیں سمجھتے ہیں، کیونکہ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ کسی ضلع کے ضلع مجسٹریٹ کے علاوہ کوئی بھی افسر ایکٹ کی دفعات اور قواعد کے پیش نظر قواعد کے قاعدہ 30 کے تحت حراست کا حکم جاری نہیں کر سکتا ہے۔ اس قانون کی دفعہ 3(1) مرکزی حکومت کو سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ایسے قواعد بنائے جو ہندوستان کے دفاع اور شہری دفاع، عوامی تحفظ، امن عامہ کو برقرار رکھنے یا فوجی کارروائیوں کے موثر انعقاد، یا قوم کی زندگی کے لئے ضروری رسد اور خدمات کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری یا مناسب معلوم ہوں۔ اس کے بعد دفعہ 3(2) میں دفعہ 3(1) کے ذریعہ تفویض کردہ اختیارات کی عمومیت پر تعصب کے بغیر مختلف مقاصد کے لئے قواعد بنانے کا اہتمام کیا گیا ہے، اور اس کی 15 ویں شق میں حراست کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ہمارے مقاصد کے لئے ضروری اس شق کا متعلقہ حصہ اس طرح ہے:

"(15) اس وقت نافذ العمل کسی بھی دوسرے قانون میں کچھ بھی ہونے کے باوجود

(i) کسی ایسے شخص کو گرفتاری یا حراست میں رکھنا جسے قانون کے تحت حراست میں رکھنے کا اختیار حاصل ہے (حراست میں رکھنے کا اختیار ضلع مجسٹریٹ سے کم درجے کا نہیں ہے)، مشتبہ افراد، جو اس اتھارٹی کے سامنے معقول نظر آتے ہیں، ورغلیدہ ہونے یا کام کر کے، کام کرنا، ہندوستان کے دفاع اور شہری دفاع، ریاست کی سلامتی، عوامی سلامتی یا مفاد، امن عامہ کو برقرار رکھنے، غیر ملکی ریاستوں کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات، ہندوستان کے کسی بھی حصے یا علاقے میں پرامن حالات کو برقرار رکھنے یا فوجی کارروائیوں کے موثر انعقاد کے لئے نقصان دہ کام کرنے والا ہے یا اس کا امکان ہے، یا جس کے بارے میں وہ اتھارٹی اس بات سے مطمئن ہو کہ اس کا اندیشہ اور حراست اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ اسے اس طرح کے کسی بھی نقصان دہ طریقے سے کام کرنے سے روکا جا سکے۔"

یہ دیکھا جائے گا کہ دفعہ 3(2)(15)(i) جو اس کے تحت بنائے جانے والے قواعد کے مطابق حراست میں لینے کے اختیار کا ذریعہ ہے اس میں کہا گیا ہے کہ حراست میں لینے کا اختیار ضلع مجسٹریٹ سے کم درجہ نہیں ہوگا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس کے بعد ہم اس ایکٹ کی دفعہ 40 (2) پر آئے، جو ریاستی حکومت کو اپنے اختیارات کسی بھی افسر یا اس کے ماتحت اتھارٹی کو تفویض کرنے کا اختیار دیتا ہے۔تاہم، وفد کے اس اختیار کو دفعہ 3(2)(15) کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ پڑھا جانا چاہئے اور اس لئے دفعہ 40(2) کے تحت ریاستی حکومت ضلع مجسٹریٹ کے عہدے سے نیچے کے کسی بھی افسر کو حراست میں لینے کا اختیار تفویض نہیں کر سکتی ہے۔اس کے بعد قواعد کے قاعدہ 30 میں حراست کا اہتمام کیا گیا ہے اور اس قانون کے تحت مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کو کسی بھی شخص کو حراست میں لینے کا اختیار دیا گیا ہے۔تاہم ریاستی حکومت کا یہ اختیار دفعہ 40 (2) کے تحت اس کے ماتحت کسی بھی افسر کو تفویض کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم پہلے ہی اشارہ کر چکے ہیں کہ وفد کے اختیارات کو دفعہ 3(2)(15) کے ساتھ ہم آہنگی سے پڑھا جانا چاہئے اور اس لئے ریاستی حکومت کسی بھی افسر کو حراست میں لینے کا اختیار تفویض نہیں کر سکتی ہے جو ضلع مجسٹریٹ سے کم رینک میں ہے۔ قاعدہ 30A میں اس موقف کو مزید واضح طور پر پیش کیا گیا ہے جس میں کسی افسر کی جانب سے حراست کے حکم پر نظر ثانی کا اہتمام کیا گیا ہے۔وہاں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ افسر کسی بھی صورت میں ضلع مجسٹریٹ سے کم رینک میں نہیں ہو گا۔اس طرح ان دفعات کا اثر یہ ہے کہ حراست کے اختیارات یا تو ریاستی حکومت یا اس کے نمائندے کے ذریعہ استعمال کیے جا سکتے ہیں جو کسی بھی صورت میں ضلع مجسٹریٹ سے کم رینک میں نہیں ہو سکتے ہیں۔اس لئے یہ قانون اور قواعد واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ حراست کا اختیار صرف ریاستی حکومت یا کسی افسر یا اتھارٹی کے ذریعہ استعمال کیا جا سکتا ہے جسے یہ تفویض کیا جا سکتا ہے لیکن جو کسی بھی صورت میں ضلع مجسٹریٹ سے کم درجہ کا نہیں ہو گا۔

اس سلسلے میں ہم پریونیٹو ڈیٹینشن ایکٹ، نمبر 4، سال 1950 کی دفعہ 3(2) کی زبان کا موازنہ کر سکتے ہیں، جس میں درج ذیل افسروں میں سے کوئی بھی، یعنی:

(a) ضلع مجسٹریٹ،

(b) ریاستی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں خصوصی طور پر بااختیار اضافی ضلع مجسٹریٹ،

(c)...

(د)...

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

دفعہ 3(1)(a)(ii)اور(iii) کے تحت تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر اس ایکٹ اور قواعد کے تحت ارادہ یہ ہوتا کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی اس کے تحت حاصل حراست کے اختیارات کا استعمال کر سکتے ہیں تو ہمیں پریونٹیو ڈیٹینشن ایکٹ میں موجود ایسی ہی شق مل جاتی۔

اس کے بعد دو سوال اٹھتے ہیں کہ ہمارے خیال میں ضلع مجسٹریٹ کے عہدے سے نیچے کا کوئی بھی افسر ایکٹ اور قواعد کے تحت حراست کے اختیارات کا استعمال نہیں کر سکتا۔ پہلا سوال یہ ہے کہ کیا جناب لال سنگھ 30 جون 1964 کو امرتسر کے ضلع مجسٹریٹ تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ اس تاریخ کو ضلع مجسٹریٹ نہیں ہوتے تو کیا وہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حیثیت سے حراست کے اختیارات کا استعمال کر سکتے ہیں اور یہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ آیا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع مجسٹریٹ کے برابر رینک کا ہے یا اس سے نیچے کا ہے؟ اب ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10(1) میں ضلع مجسٹریٹ کی تقرری کا اہتمام کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ "پریزیڈنسی ٹاؤن کے باہر ہر ضلع میں ریاستی حکومت فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کی تقرری کرے گی، جسے ضلع مجسٹریٹ کہا جائے گا"۔ لہذا ضلع مجسٹریٹ کی تقرری دفعہ 10(1) کے تحت کی جانی چاہیے۔ اس کے بعد دفعہ 10(2) ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی بھی مجسٹریٹ فرسٹ کلاس کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے طور پر مقرر کرے اور ایسے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ضابطہ کے تحت یا کسی دوسرے قانون کے تحت فی الحال ضلع مجسٹریٹ کے تمام یا کسی بھی اختیارات حاصل ہوں گے جیسا کہ ریاستی حکومت ہدایت دے سکتی ہے۔ لیکن اگر ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ضابطہ کے تحت اور فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت تمام اختیارات کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے، تب بھی وہ ضلع مجسٹریٹ نہیں ہے جب تک کہ حکومت ضابطہ کی دفعہ 10(1) کے تحت اس کی تقرری نہیں کرتی ہے۔ ضابطہ کے مزید دفعہ 11 میں ضلع مجسٹریٹ کے دفتر کے خالی ہونے کی ہنگامی صورتحال کا تصور کیا گیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جہاں یہ ہنگامی صورتحال پیدا ہوتی ہے، وہاں ضلع کے چیف ایگزیکیٹو ایڈمنسٹریشن میں عارضی طور پر کامیاب ہونے والا کوئی بھی افسر، ریاستی حکومت کے احکامات تک، تمام اختیارات کا استعمال کرے گا اور ضلع مجسٹریٹ کو ضابطہ کے ذریعہ تفویض کردہ اور عائد کردہ تمام فرائض انجام دے گا۔ لیکن یہاں تک کہ اگر کوئی افسر ضلع مجسٹریٹ کے دفتر میں خالی ہونے پر ضلع مجسٹریٹ کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

اختیارات کا استعمال کر رہا ہے تو بھی وہ اس وقت تک ضلع مجسٹریٹ نہیں ہے جب تک کہ اسے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10(1) کے تحت تعینات نہیں کیا جاتا ہے۔

لہذا ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ کیا شری لال سنگھ کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10(1) کے تحت امر تسر کا ضلع مجسٹریٹ مقرر کیا گیا تھا۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ شری لال سنگھ کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10(1) کے تحت امر تسر کا ضلع مجسٹریٹ مقرر کرنے کا کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا تھا۔ ایڈوکیٹ جنرل صرف اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ امر تسر کے ضلع مجسٹریٹ جناب بھلا کا تبادلہ کرتے وقت پنجاب کے گورنر کی طرف سے جاری کی گئی ہدایت ہے کہ شری بھلا کو جناب لال سنگھ کو چارج سونپ دینا چاہئے جو ڈپٹی کمشنر کے عہدے کا موجودہ چارج سنبھالیں گے۔ امر تسر۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ شری بھلا کے تبادلے پر ایک عارضی خالی جگہ تھی اور شری لال سنگھ عارضی طور پر ضلع کے چیف ایگزیکٹو ایڈمنسٹریشن میں شامل ہوئے تھے۔ اس طرح وہ دفعہ 11 کے تحت ضابطہ کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے اختیارات کا استعمال کرنے کا حقدار ہو گا۔ اس کے علاوہ چونکہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حیثیت سے انہیں فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے اختیارات استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا تھا، لہذا وہ اس طرح کے مجاز ہونے کی وجہ سے ان اختیارات کا بھی استعمال کریں گے۔ لیکن بھلے ہی شری بھلا 15 مئی 1964 کی دوپہر کو چارج سونپنے کے بعد چلے گئے ہوں، لیکن ریاستی حکومت کی طرف سے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی عدم موجودگی میں شری لال سنگھ امر تسر کے ضلع مجسٹریٹ نہیں بن سکے اور نہ ہی بن سکے۔ جن ہدایات کا ہم پہلے ہی حوالہ دے چکے ہیں وہ ہماری رائے میں ضابطہ کے دفعہ 10(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی جگہ نہیں لے سکتیں۔ لہٰذا اگرچہ شری لال سنگھ اپریل 1963 میں جاری نوٹیفکیشن کے تحت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہونے کی وجہ سے ضلع مجسٹریٹ کے تمام اختیارات استعمال کر رہے ہیں اور ضابطہ کی دفعہ 11 کی بنیاد پر بھی وہ 30 جون 1964 کو امر تسر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نہیں تھے۔ یہ سچ ہے کہ حکم جاری کرتے وقت انہوں نے ضلع مجسٹریٹ کے طور پر اپنا عہدہ دکھایا تھا اور اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ شری بھلا جو ضلع مجسٹریٹ تھے ان کا انتقال ہو گیا تھا اور 30 جون 1964 تک ان کی جگہ کسی اور افسر نے نہیں لی تھی۔ ضابطہ کی دفعہ 10(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی عدم موجودگی میں شری بھلا کے تبادلے سے امر تسر کے ضلع

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

مجسٹریٹ شری لال سنگھ خود بخود نہیں بن جائیں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں تو ہمارا مطلب یہ نہیں سمجھا جانا چاہئے کہ ضلع مجسٹریٹ کی تقرری کے نوٹیفکیشن کو لازمی طور پر ان الفاظ میں پڑھنا چاہئے کہ یہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 10 کے تحت کیا جارہا ہے۔ ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ ریاستی حکومت کی طرف سے ایک افسر کو ضلع کا ضلع مجسٹریٹ مقرر کرنے کا حکم ہونا چاہئے۔ اس طرح کے حکم کی عدم موجودگی میں کوئی بھی افسر ضلع کا ضلع مجسٹریٹ ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ حالانکہ اس معاملے میں جو ہدایات جاری کی گئی ہیں ان میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ شری بھلا کی جگہ شری لال سنگھ کو ضلع کا ضلع مجسٹریٹ مقرر کیا جارہا ہے۔ اگر ایسا ہوتا، تو ہمیں اس بارے میں ایک مناسب نوٹیفکیشن مل جاتا، جسے گزٹ میں شائع کیا جاتا۔ لہٰذا ہمارا ماننا ہے کہ 30 جون 1964 کو جب لال سنگھ نے یہ حکم دیا تھا تو وہ امرتسر کے ضلع مجسٹریٹ نہیں تھے۔

اگلا سوال یہ ہے کہ کیا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ضلع مجسٹریٹ کے برابر درجہ کا کہا جا سکتا ہے۔ ہماری واضح رائے ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع مجسٹریٹ کے عہدے سے نیچے ہوتا ہے اور اسے ضلع مجسٹریٹ کے برابر نہیں کہا جا سکتا۔ ہم اس سلسلے میں ضابطہ کی دفعہ 10 (2) کا حوالہ دے سکتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ضروری نہیں کہ ضابطہ یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے تمام اختیارات تفویض کیے جائیں۔ وہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہو سکتا ہے حالانکہ وہ ضلع مجسٹریٹ کے صرف کچھ اختیارات کا استعمال کر رہا ہے۔ لہٰذا، واضح طور پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ضلع مجسٹریٹ کے رینک سے نیچے کا افسر ہونا چاہیے۔ دفعہ 10 کی مزید ذیلی دفعہ (3) بھی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس ذیلی دفعہ میں کہا گیا ہے کہ مخصوص مقاصد کے لیے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ضلع مجسٹریٹ کے ماتحت سمجھا جائے گا۔ لہٰذا، اگر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ضابطہ کے تحت یا کسی دوسرے قانون کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے تمام اختیارات حاصل ہیں، تب بھی وہ ضابطہ کی دفعہ 10 (3) میں مذکور کچھ مقاصد کے لیے ضلع مجسٹریٹ سے نیچے ہے۔ اس کے علاوہ ایک ضلع میں صرف ایک ضلع مجسٹریٹ ہوتا ہے اور دیگر تمام مجسٹریٹ چاہے وہ فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ ہوں یا ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی ہوں، واضح طور پر رینک میں ان سے نیچے ہونے چاہئیں۔ جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 3(2)(15) میں کہا گیا ہے کہ ضلع مجسٹریٹ کے رینک سے نیچے کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کوئی بھی افسر حراست کے اختیارات کا استعمال نہیں کر سکتا ہے، اس طرح کے اختیارات کا استعمال ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے ذریعہ نہیں کیا جاسکتا ہے جو ہماری رائے میں ضلع مجسٹریٹ کے عہدے سے نیچے کا افسر ہے۔30جون1964کو لال سنگھ نے جب وہ امر تسر کے ضلع مجسٹریٹ نہیں تھے بلکہ صرف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ تھے، حراست کا حکم جاری کیا تھا، وہ ایکٹ اور قواعد کے مطابق نہیں ہے اور اسے خارج کیا جانا چاہیے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document